

مکاتیب

(۱)

محترم و مکرم مولانا عمار خان ناصر صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کی ذات سے امید کرتا ہوں کہ آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔

آپ نے احسان فرمایا کہ دعوت و تبلیغ سے متعلق چند اہم مضامین کو، جو مختلف اخبارات میں شائع ہو جانے کے بعد وقت کی گرد میں گم ہو رہے تھے، الشریعہ کے پچھلے کچھ شماروں میں شائع کر کے محفوظ کر دیا اور انہیں اپنے قارئین تک پہنچانے کا بندوبست فرمادیا۔ آپ نے مزید احسان فرمایا کہ مولانا محمد یوسف صاحب، ناظم الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ کا مقالہ ”دین کی جامعیت اور ہمارا عمومی مذہبی رویہ“ الشریعہ کے شمارہ اگست ۲۰۰۶ء میں شائع فرمایا۔ یہ آپ کی بے پایاں محبت ہے۔ کوئی تعلق تو بھی آدمی ایسی کھکھیر اٹھاتا ہے ورنہ راہ چلتوں کو کلمہ نصیحت بھلا کون کہتا ہے؟ اسی طرح اگلے شمارے میں کسی مشتاق احمد نامی صاحب کا خط شائع ہوا، اگرچہ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ طوطی پس آئینہ کون ہے۔

میں اس مقالے کو آپ کا نمائندہ مقالہ تصور کرتے ہوئے آپ سے مخاطب ہوں۔ آپ نے اپنے عظیم المرتبت والد مولانا زاہد الراشدی صاحب اور بیکٹائے روزگار دادا، استاذ محترم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب کے اقوال بھی پیش کیے۔ (یہاں آپ کی ذات سے حفظ مراتب کی شان دار مثال وجود میں آگئی۔ کاش کوئی اس اہم اخلاقی قدر کو آپ سے سیکھنے کی نیت کرے۔) مفتی محمد شفیع صاحب اور مفتی زین العابدین صاحب کے حوالے بھی تحریر فرمائے گئے۔ یہ نور علی نور ہے۔ پھر اس ساری بات کو مولانا سعید احمد خاں مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اس دور کے نادر مجسمہ اکرام و اخلاق عالم ربانی کے اقوال پر ختم کر کے گویا ختمہ مسک والا کام کیا گیا۔ سخن کوتاہ، یہ ایک اچھا مقالہ ہے جس میں تنقید بھی ہے اور ”تنبیہ الغافلین“ کا پہلو بھی۔

عرض ہے کہ آپ حضرات علمائے کرام ہمارے سروں کے تاج ہیں۔ جو کی دیکھیں، ہمیں نہ صرف متوجہ کرنے بلکہ ٹوکنے اور اس سے بھی بڑھ کر ہمیں ہاتھ سے پکڑ کر سیدھا کرنے میں عند اللہ مامور ہیں۔ بلکہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کے الفاظ میں، اگر آپ حضرات ایسا نہ کریں گے تو عند اللہ گناہ گار ہوں گے۔ واللہ ہمیں کسی ذمہ دار نے یہ نہیں بتایا کہ علما کو درس حدیث چھوڑ کر ”فضائل اعمال“ پڑھنے کا حکم دیا جائے۔ اگر کسی گرم جھٹاب نے کہیں ایسا کیا ہے تو نری جہالت کی ہے۔ نصاب کی کتب پر اکتفا تو عام احباب ہی کے لیے ہے۔ ایک خط میں مولانا محمد الیاس نے علما کے لیے خاص طور سے ”عربیت،

— ماہنامہ الشریعہ (۴۱) دسمبر ۲۰۰۶ —